سوال

(332) پہلی بیوی کو مطمئن کرنے کےلیے اس کے ہاتھ میں دوسری کا طلاق نامہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

افتخار نامی ایک شخص نے پہلی بیوی کی موجودگی میں عقد ثانی کا ارادہ کیا دوسری بننے والی بیوی نے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط عائد کی، چنانچہ موصوف نے اسے مطمئن کرنے کےلئے پہلی بیوی کے نام طلاق تحریر کر کے دوسری ہونے والی بیوی کے حوالے کردی کہ تم اس تحریر کوخودہی ارسال کردو۔ اس نے تحریر کواپنے پاس رکھا، اس طرح شادی ہوگئی دوسری طرف سے اس نے پہلی بیوی سے کہہ دیا کہ اگر تجھے میری طرف سے تحریملے تواسے وصول نہ کرنا یااسے پھاڑدینا، اس نکاح جدید کے دوسال تین ماہ بعد پہلی بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوا جواس کے ساتھ رہائش رکھے ہوئے تھی۔ جب دوسری بیوی کواس کا علم ہوا تواس نے طلاق نامہ مع اپنا نکاح نامہ پہلی بیوی کوارسال کردیا۔ جب اس کے والدین کوپتہ چلا تووہ اپنی لڑکی کوافتخار کے گھر سے لےگئے۔ اب اس کا موقف ہے کہ میں نے طلاق نامہ خوشی سے نہیں لکھا تھا بلکہ مجبوری اوردوسری سے نکاح کے لالچ میں تحریر کیا تھا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ طلاق واقع ہوچکی ہے، افتخار کااس دوران پہلی بیوی کے پاس رہنا درست تھا، کیا پہلی بیوی سے رجوع ہوسکتا ہے یانہیں؟ کیونکہ اس نے تینوں طلاق بیک وقت تحریر کردی تھیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں نکاح ثانی کے وقت دین سے ناواقفی کی بنا پرکئی ایک غیر شرعی کام ہوئے ہیں پہلا تو یہ کہ کسی عورت کا پہلی بیوی کوطلاق دینے کا مطالبہ کرنا شرعاًدرست نہیں ہے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق واضح طورپر منع کیا ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ’’کوئی عورت نکاح کے وقت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے برتن کوانڈیل کررکھ دے۔‘‘ [صحیح بخاری، الشروط:۲۷۲۳]

دوسری روایت میں ہے کہ اسے تووہی کچھ ملے گا جواس کا مقدر ہے۔ (اس لئے مطالبہ طلاق کے بغیر ہی نکاح کرے) [صحیح بخاری، النکاح:۵۱۵۲]

دوسرا غیر شرعی کام یہ ہے کہ خاوند نے اداکاری کے طورپر طلاق دی ہے، حالانکہ طلاق کا معاملہ انتہائی نزاکت کا حامل ہے وہ یوں کہ اگر کوئی بطورمذاق اپنی بیوی کوطلاق دیتا ہے تووہ شرعاًنافذ ہوجاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ تین کام ایسے ہیں کہ اگر کوئی سنجیدگی سے کرے یاازراہ مذاق انہیں سرانجام دے وہ بہر صورت منعقد ہوجاتے ہیں وہ نکاح، طلاق اوررجوع ہے۔ [ابوداؤد، الطلاق:۲۱۸۴]

بنابریں بیوی کی طلاق صحیح ہے، اگرچہ اس نے دوسری سے نکاح کے لالچ میں تحریر کی ہے۔ واضح رہے کہ طلاق کے وقت عورت کا موجود ہونا یااسے مخاطب کرنا ضروری نہیں بلکہ

یہ خالص خاوند کا حق ہے وہ جب بھی اپنے اختیارات کو استعمال کرے گا طلاق واقع ہوجائے گی۔ خواہ عورت طلاق نامہ کو وصول نہ کرے یا وصول کرکے اسے پھاڑ دے، ایسا کرنے سے طلاق پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اسی طرح نکاح ثانی بھی صحیح ہے کیونکہ اس کے لئے پہلی بیوی کی رضامندی ضروری نہیں ہے، پھر دوسری بیوی کی نکاح کے لئے شرط ناجائز تھی اس کا پورا کرنا بھی ضروری نہیں تھا تاہم خاوند نے اسے پورا کیا ہے۔ طلاق نامہ لکھ کر اس کے حوالے کردیا، اب رہا رجوع کا مسئلہ تو یہ دو طرح سے ہوسکتا ہے۔ خاوند اپنی زبان سے رجوع کرے یا دوسرا یہ کہ عملی طور پر وظیفہ زوجیت ادا کرے۔ سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ اس نے طلاق کے کتنے عرصے بعد وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے جس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا، اگر دوران عدت عملی رجوع ہوا ہے تو ایسا کرنا اس کا حق تھا۔ اگر عدت گزرنے کے بعد رجوع کیا تو یہ رجوع صحیح نہیں ہے کیونکہ عدت گزرنے کے بعد نکاح ختم ہو جاتا ہے، پھر بیوی اس کے لیے اجنبی عورت بن جاتی ہے۔ واضح رہے کہ ہمارے نزدیک ایک ہی مجلس میں تین طلاق کہنا یا تحریر کرنا اس سے ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ دوران عدت تجدید نکاح کے بغیر رجوع ہوسکتا ہے جبکہ عدت کے بعد تجدید نکاح سے رجوع ممکن ہے بشرطیکہ یہ پہلا یا دوسرا واقعہ ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:349